8

پاکستان میں رود کوھی نظامِ آبپاشی کے علاقوں میں چھوٹی فصلوں کی کاشت

عملی دستاویز نمبر 8

Spate Irrigation Network Pakistan

1. تعارف:

یہ عملی دستاویز پاکستان کے رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقوں میں چھوٹی فصلوں کی کاشت کے امکانات کا جائزہ پیش کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ان فصلوں کے فروغ کے لئے سفارشات بھی پیش کی گئی ہیں تاکہ چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جاسکے۔ چھوٹی فصلوں سے ہماری کیا مراد ہے اس کے لئے ہمیں حتمی تناظر میں دیکھنے کی بجائے متعلقہ حالات کا جائزہ لینا ہوگا۔ جب "چھوٹی فصل" کا ذکر ہوتا ہے تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ زیادہ بڑے رقبے پر کاشت کی جانے والی فصلوں کے مقابلے میں کتنے کم رقبے پر کاشت کی جارہی ہیں۔ لیکن کسی ایک علاقے میں زیرکاشت چھوٹی فصل دوسرے علاقے میں بڑی فصل ہوسکتی ہے۔ بڑی فصلوں کی کاشت غذائی پیداوار حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے جبکہ چھوٹی فصلیں ایک محدود علاقے میں اُگائی جاتی ہیں۔ چھوٹی فصلیں اکثر اوقات بڑی فصلوں کے ساتھ کاشت کی جاتی ہیں۔ جہاں صرف بڑی فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے وہاں انہیں زرعی تحقیقی اداروں، تجارتی بنیاد پر کاشتکاری کرنے والوں اور امداد باہمی کی تنظیموں کی بھرپور توجہ حاصل ہوتی ہے۔ زراعت کو فروغ دینے والے ادارے اکثر چھوٹی فصلوں کو نظرانداز کردیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی نظر اُنہی فصلوں پر ہوتی ہے جن سے براہ راست خوراک کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے چھوٹی فصلوں کی پیداوار اہم کردار ادا کرسکتی ہے اور رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقوں کے کاشتکار ان فصلوں سے بھاری منافع حاصل کرسکتے ہیں۔ ہمارا زرعی نظام بعض فصلوں کی کاشت کے لئے انتہائی سازگار ماحول پر انحصار کرتا ہے۔ چھوٹی فصلوں کی کاشت مقامی حالات میں ان کی اہمیت، افادیت اور زراعت کے مجموعی نظام کے مطابق کی جاتی ہے۔ رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقے میں بیک وقت ایک ہی زمین پر ایک سے زیادہ فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر پھل دار درخت اور سبزیاں وغیرہ، ایسی اجناس جو روزمرہ غذا کا حصہ نہیں ہوتیں اور جانوروں کا چارہ، تیلی بیج، دالیں ان کے علاوہ پھلیاں اور گھاس جنہیں ایک ہی زمین میں بیک وقت کاشت کیا جاتا ہے۔ لیکن ان کی کاشت زیادہ سے زیادہ 10 فیصد زیرکاشت رقبے پر کی جاتی ہے۔ چھوٹی فصلوں کا زیرکاشت رقبہ کم ہوسکتا ہے لیکن ان سے حاصل ہونے والی آمدنی زیادہ ہوگی مثال کے طور پر مصالحے اور دواؤں کی تیاری میں استعمال ہونے والی جڑی بوٹیاں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی بڑی فصل کے مقابلے میں زیادہ ہو۔

2. کچھ اہم چھوٹی فصلیں:

ایک عام خیال یہ ہے کہ کچھ علاقے ایسے ہیں جن کی آب وہوا، زمین کی ساخت اور پانی چھوٹی فصلوں کی کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔ چھوٹی فصلیں مقامی ہوتی ہیں اور رودکوہی سے آبپاش ہونے والے علاقوں میں صدیوں سے ان کی کاشت کی جارہی ہے۔ کچھ چھوٹی فصلیں قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہیں کیونکہ ان کے بیج یا تو زمین میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں یا پھر سیلابی ریلا انہیں اپنے ساتھ بہا کر لاتا ہے۔ ایسی فصلوں کی کاشت کے لئے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن فرق زمین کی ساخت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

سبزیاں، پھلیاں، تیلی بیج اور کچھ ایسی دوسری فصلیں ایسے علاقوں میں آسانی سے کاشت کی جاسکتی ہیں جہاں سے بڑا سیلابی ریلا گزرا ہو۔ مقامی کاشت کار یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ سیلابی ریلے سے حاصل ہونے والی نمی کی وجہ سے نہری نظام کے تحت کاشت کی جانے والی فصلوں کے مقابلے میں ان کی پیداوار کا ذائقہ رنگ اور شکل زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ فی ایکٹر پیداوار کم ہو۔ ذیل میں ہم رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقوں میں ہونے والی چھوٹی فصلوں کی اقسام، پیداوار اور ان کی افادیت کا جائزہ لیں گے۔

جوار اور باجرے کی مختلف اقسام:

ڈیرہ غازی خان کے رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقوں اور بلوچستان میں کچھی کے میدانوں میں جوار کی مختلف اقسام کاشت کی جاتی ہیں نالہ سنگھڑ کے سیلابی پانی سے آبپاش ہونے والے علاقے میں جوار کی مقامی اقسام کاشت کی جارہی ہیں۔ ان میں گھوگھا اور چٹیالہ شامل ہیں۔ انہیں مختلف قسم کی روٹیاں پکانے کے لئے کام میں لایا جاتا ہے۔ جوار کی ان خاص اقسام کے ارتقا سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ پورے ملک میں نہیں تو اپنے علاقے میں کسی بھی دوسری اقسام سے مقابلہ کرسکتی ہیں۔

ڈیرہ غازی خان کے کنوان اور بھاٹی کے علاقوں میں بھی باجرے کی کاشت مشہور ہے۔ یہ ایک ایسی قسم ہے جو خشک سالی کے موسم میں بھی پیداوار دیتی ہے۔ اسے مقامی طور پر مویشیوں کی خوراک کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جبکہ اس کے نیم پکے ہوئے خوشے کچے بھی کھائے جاسکتے ہیں۔ باجرے کو مقامی مٹھائیوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

باکس نمبر 1 معیاری پیداوار:

رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقوں میں غذائی فصلوں کی کاشت کے لئے نہ تو کیمیائی کھاد اور نہ ہی جراثیم کش دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ فصلیں قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان کی قیمت مصنوعی کھاد سے پیدا کی جانے والی فصلوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان میں قدرتی فصلوں کی منڈی ہندوستان کے مقابلے میں محدود ہے اور اُسے اب تک مناسب ترقی نہیں دی جاسکی۔ بہرحال اس حقیقت کو سب ہی تسلیم کرتے ہیں کہ سیلابی پانی سے کاشت کی جانے والی فصلوں کا معیار اور ذائقہ بہت اچھا ہوتا ہے چونکہ دور دراز ہونے کی وجہ سے ان علاقوں کی پیداوار منڈیوں تک پہنچانے کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے اس لئے اُسے مقامی طور پر ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

باجرے میں پروٹین کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس وجہ سے کچھ علاقوں میں اسے عام غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے خاص طور پر سردیوں میں لیکن شہری علاقوں کے لوگ اسے عام غذا کے طور پر استعمال نہیں کرتے۔ اسے زیادہ مویشیوں اور مرغیوں کی خوراک کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ملک بھر میں اسے پالتو پرندوں اور چوزوں کی خوراک کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

تصویر نمبر1 : سندھ کے ضلع دادو میں مونگ اور جوار کی فصل ایک ساتھ کاشت کی جارھی ھے۔

خربوز/ تربوز،بیلوں والی دوسری سبزیاں:

خربوزہ کی کاشت ڈیرہ غازی خان میں رودکوہی لتڑہ اور خیبر پختون خواہ میں کلاچی کے علاقوں میں کی جاتی ہے جو پاکستان میں مشہور ہیں۔ رودکوہی لتڑہ میں پیدا ہونے خربوزہ علاقے میں کافی مشہور ہے جبکہ کلاچی میں پیدا ہونے والے خربوزے ضلعی حدود سے باہر بھی فروخت کئے جاتے ہیں۔ دیگر علاقوں کے کاشتکاران علاقوں کا محفوظ شدہ بیج بھی استعمال کرتے ہیں کیونکہ اسے کم پانی درکار ہوتا ہے اور اس پر کیڑے مکوڑوں کا حملہ بھی کم ہوتا ہے۔ ضلع کچھی بلوچستان کے خربوزے جو موسمِ بہار کے سیلابی پانی پر کاشت کئے جاتے ہیں اچھی قیمت پر بلوچستان اور سندھ کی مارکیٹوں میں فروخت ہوجاتے ہیں۔ ان کا ذائقہ ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہونے والے خربوزوں سے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ ان کا مقابلہ دوسرے ممالک میں پیدا ہونے والے خربوزے کی اقسام سے کیا جاسکتا ہے۔

تصویر نمبر1 : پاکستان میں باجرے کا ایک کھیت

خربوزے سے ملتی جلتی ایک سبزی جسے ٹیٹک بھی کہا جاتا ہے ڈیرہ غازی خان کے علاقہ لتڑا، باٹھی اور کنواں کے علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ جب یہ کچہ ہوتو اسے بطور سبزی بھی استعمال کیا جاتا ہے اور اسے مقامی طور پر اچار بنانے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ اس کے پکے ہوئے میٹھے اندرونی گودے انسانی غذا کے طور پر کام میں لائے جاتے ہیں اور باقی حصے مویشیوں کی خوراک بن جاتے ہیں۔ ان کے بیج مقامی طور پر تیار کی جانے والی مٹھایوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ بیج اور ان سے نکلنے والا تیل یونانی دواؤں کی تیاری میں کام آتا ہے۔ اس طرح ان کی پیداوار کا کوئی بھی حصہ بیکار نہیں ہوتا۔ ٹیٹک جو ظاہری طور پر ایک جنگلی تربوز نظر آتا ہے۔ اسے مقامی طور پر بہت سے مقاصد کے لئے صدیوں سے استعمال کیا جارہا ہے اس کی شکل اور ذائقہ کالاہاری کے صحرائی علاقے میں پیدا

ہونے والے خربوزوں سے ملتا جلتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ تربوز کی ابتدائی شکل ہے۔ ٹیٹک ایک چھوٹی فصل ہے جسے کاشتکار سابقہ فصل سے جمع کئے جانے والے بیجوں سے اُگاتے ہیں۔ جنگلی خربوزے جوار اور پھلیوں کے ساتھ اضافی پیداوار کے طور پر کاشت کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کھیت کے کناروں کی زمین میں الگ سے بھی اگائے جاتے ہیں۔ اس کے لیے انہیں بہت کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ خربوزے کی شکل کی ایک اور قسم کو تمبا کہا جاتا ہے۔ یہ صرف دوائیں بنانے کے کام آتی ہے اور اس کا ذائقہ انتہائی کڑوا ہوتا ہے۔ ملک بھر میں اسے یونانی دوائیں تیار کرنے والے ادارے اور افراد خریدتے ہیں۔ تمبا کو بکریوں اور اونٹوں کی غذا کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

رودکوہی علاقوں کے کاشتکار اور بہت سی سبزیوں کی کاشت کرتے ہیں جس کا تعلق زمین میں موجود نمی اور موسم سے ہوتا ہے۔ ان میں ٹنڈا، توری، کھیرا، بھنڈی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی پیداوار منڈیوں میں فروخت کرنے کے بجائے مقامی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

تصویر نمبر :3 ڈیرہ اسمعیل خان ،خیبر پختون خواہ کے رودکوھی کے علاقے میں تمبا کے پودے۔

تصویر نمبر 4: **ضلع دادو میں فلڈ ایرگیشن پر کھیرے کی کاشت**

تصویر نمبر 5: **ضلع دادو میں فلڈ ایرگیشن پر جوار کا ایک کھیت**

گوار

کچھ چھوٹی فصلیں صرف تجارتی مقاصد کے لئے کاشت کی جاتی ہیں اوران کی ساری پیداوار یا اس کا کچھ حصہ مقامی، اور عالمی منڈیوں میں فروخت کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک گوار کی فصل ہے جس سے حاصل ہونے والا گوند صنعتی مصنوعات کی تیاری میں کام آتا ہے۔ ان میں بسکٹ اور ٹافیوں سے لیکر آتشی اسلحہ میں استعمال ہونے والے بارود کے پاؤڈر اور کپڑے رنگنے کا سامان شامل ہیں۔ گوار خوراک کے طور پر بھی مقبول ہے۔ گوار کی کاشت ایک ایسے موسم میں کی جاتی ہے جب زمین میں موجود نمی اور سیلابی پانی کا ریلا جوار اور گندم کی کاشت کی ضرورت سے کم ہوتا ہے۔ اس فصل کے لئے ریتیلی زمین زیادہ موزوں ہوتی ہے چونکہ اس میں نائیٹروجن کی اچھی خاصی مقدار ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی کاشت سے آئندہ فصل کے لئے زمین زیادہ زرخیز ہو جاتی ہے۔ گوار کاشتکاروں کی پسندیدہ فصل ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ ایک ایسی فصل ہے جسے کم پانی درکار ہوتا ہے۔ گوار کی کچی پھلیوں کو سبزی کے طور پر پکایا جاتا ہے کیونکہ اس میں معدنی اجزا اور ریشے شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا بھوسہ بکریوں، بھیڑوں مویشیوں اور اونٹوں کی ایک اہم غذا ہے۔ منڈیوں میں دوسری فصلوں کے مقابلے میں اس کے بھوسے کی بہتر قیمت ملتی ہے کیونکہ اسے دیر تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

دالیں

پاکستان میں رودکوہی سے آباد ہونے والے تمام علاقوں میں مختلف اقسام کی دالیں بیک وقت بڑی فصلوں کے ساتھ کاشت کی جاتی ہیں۔ قدرتی صلاحیت کی وجہ سے یہ زمین کی زرخیزی کو نہ صرف برقرار رکھتی ہیں بلکہ زرخیزی کے اضافے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ انہیں دیگر کئی دوسری فصلوں کے ساتھ کاشت کیا جاسکتا ہے۔ جن میں مونگ، (موٹھ) سفید چنا اور دوسری مقامی قسمیں شامل ہیں ڈیرہ غازی خان اور ڈیرہ اسمٰعیل خان ملک میں چنے کی پیداوار کا بڑا علاقہ ہے ان علاقوں کے کاشتکار ایسی زمینوں کو ترجیح دیتے ہیں جہاں سے پانی نکل گیا ہو کیونکہ یہ فصل خشک سالی اور کم پانی میں بھی پیداوار دیتی ہے۔

جنگلی جڑی بوٹیاں

اگر چہ ان کی کاشت بھی کی جاسکتی ہے لیکن بہت سی چھوٹی فصلیں خودرو ہوتی ہیں۔ عام طور پر سیلابی پانی سے آبپاشی کے بعد زمین میں موجود ان کے بیج قدرتی طور پر پھوٹتے ہیں (سانوک) (Sanwak) اور سموکھا دو ایسی فصلیں ہیں جو ایتھوپیا اور اریٹریا (Eritrea) میں بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ کثیر المقاصد ہیں اور رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقوں کی آبادیوں کی مختلف غذائی ضروریات پوری کرتی ہیں۔ ان کے بیج سے دلیہ اور روٹی بنائی جاتی ہے۔ ان کے پتے مکانوں کی چھتیں بنانے میں استعمال ہوتے ہیں۔ جب کہ ان کے پودے مویشیوں کی غذا کا کام دیتے ہیں۔ خاص طور پر خشک سالی کے دنوں میں سانوک (Sanwak) ایک سالانہ اور دائمی فصل ہے جو رودکوہی سے آباد ہونے والے علاقوں میں قدرتی طور پر پیدا ہوتی ہے۔ بلوچستان کے کچی کے علاقے میں (Sanwak) سانوک کے قدرتی کھیت میلوں دور تک پھیلے ہوتے ہیں۔ یہ سانوک کی جنگلی اقسام میں سے ہے جسے صرف مال مویشی کے چارے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے

باکس نمبر 2: گوار کی منڈیوں میں فروخت

پاکستان کا شمار گوار پیدا کرنے والے اہم ملکوں میں ہوتا ہے۔ اگر چہ اس کی پیداوار امریکہ کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ جہاں ٹکساس کی ریاست میں سب سے زیادہ گوار کاشت کی جاتی ہے۔ مقامی منڈیوں کے ایک اندازے کے مطابق ملک میں گوار کی سالانہ پیداوار کی اوسط 70 ہزار ٹن ہے۔ اس کی سالانہ پیداوار 50 ہزار سے ایک لاکھ 10 ہزار ٹن کے درمیان ہوتی ہے۔ منڈیوں میں قیمت کم زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ 2009 میں گوار کی قیمت خرید 36 روپے فی کلو تھی جبکہ 2008 میں قیمت 13 روپے فی کلو تھی۔ 2009 میں قیمت میں اتنے بڑے اضافے کی وجہ یہ تھی کہ اس سال سیلابی پانی کی مقدار بہت کم تھی اور زیادہ بارش نہیں ہوئیں تھیں۔ اس طرح زیادہ بڑے رقبے پر گوار کی کاشت نہیں کی جاسکی۔ مزید یہ کہ کاشت کاروں نے زیادہ قیمت وصول کرنے کی اُمید میں پچھلے سال کی فصل کا کچھ حصہ ذخیرہ کرلیا تھا۔

پاکستان میں گوار کی خرید وفروخت پر محدود تعداد میں تھوک تاجروں اور کارخانہ داروں کی اجارہ داری ہے جو منڈیوں میں قیمت کا تعین کرتے ہیں۔ اس سے پہلے ملک میں صرف چار کارخانے تھے اور یہ سب کراچی میں تھے۔ ان میں سے ایک کارخانہ حال ہی میں بند ہو گیا کیونکہ مالکان نے آڑھتیوں اور کاشت کاروں سے مہنگے داموں گوار خریدی لیکن وہ بین الاقوامی منڈیوں میں اپنا ذخیرہ منافع بخش قیمت پر فروخت نہیں کرسکے۔ باقی تین کارخانے گوار کے بیج کو خاص عمل (Process) گزارنے کے بعد فروخت کے لئے منڈیوں میں لاتے ہیں اس میں سے گوند کو علیحدہ کرتے ہیں اور فصل کا بھوسہ بھی فروخت کرتے ہیں۔ گوار کے بیج سے حاصل ہونے والے گوند کو پاؤڈر میں تبدیل کر کے زیادہ تر امریکہ برآمد کر دیا جاتا ہے۔

ماضی میں یہ تینوں فیکٹریاں آڑھتیوں اور کبھی کبھار کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے انہیں مراعات بھی دیتی تھیں لیکن اب وہ ایسا نہیں کرتیں جس کی وجہ منڈیوں کے نظام کا قابل بھروسہ نہ ہونا ہے۔اسی طرح کارخانہ دار آڑھتیوں کو پیشگی پٹ سن کی خالی بوریاں بھی دیا کرتے تھے۔ان بوریوں کی قیمت کارخانہ دار گوار کی فصل کی فروخت کے وقت کاٹ لیتے تھے۔لیکن اب بوریوں کی قیمت کی ادائیگی میں ایک سے دو ہفتے لگ جاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آڑھتیوں نے پچھلے سال کی فصل اپنے طور پر ذخیرہ کرلی اور کارخانہ داروں کو اس وقت فروخت کی جب اس کی مانگ بہت زیادہ ہوگئی۔اس طرح آڑھتی اپنی مرضی کے مطابق گوار کی قیمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے اور کارخانہ دار مجبور ہوگئے کہ وہ آڑھتیوں کو منہ مانگی قیمت ادا کریں۔

تصویر نمبر 6: ضلع دادو سندھ کے رودکوھی کے علاقے میں گوار کی فصل

تصویر نمبر 7: ڈیرہ غازی خان رودکوھی کے علاقے میں بیک وقت گوار اور باجرے کی کاشت

تصویر نمبر 8: اسپغول کا پودہ

تصویر نمبر 9: منڈی میں جنگلی ٹنڈے (میھل) کی فروخت

باکس نمبر 3: کھمبی (Truffle) مشروم

قدرتی طور پر پیدا ہونے والی فصلوں میں سب سے زیادہ اہم کھمبی کی مختلف اقسام ہیں جن میں زیر زمین اگنے والی کھمبیاں شامل ہیں۔ یہ صحرائی کھمبیاں دوسری فصلوں کے ساتھ قدرتی طور پر اگتی ہیں اور یورپی ممالک میں انتہائی مہنگے داموں فروخت کی جاتی ہیں۔لیکن پاکستان میں کھمبیوں کی فصل کے فروخت کے امکانات کے بارے میں ابھی تک کوئی منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔

(Sanwak) سانوک سے بھرے کھیت مویشیوں کی بہترین چراہ گاہ ہوتے ہیں اور جنگلی جانوروں اور پرندوں کے لئے پناہ گاہ فراہم کرتے ہیں۔ سبز انقلاب اور اب سے تقریباً 50 سال پہلے ان چراہ گاہوں کو سانوک کی پیداوار کے لئے استعمال کیا جاتا تھا، ان دنوں میں مقامی آبادیاں سانوک کے بیجوں سے دلیہ بناتی تھیں جو ان کی خوراک کا لازمی جزو ہوتا تھا۔اس سے روٹی بھی بنائی جاتی تھی جس کی شکل ایتھوپیا اور اریٹریا کی روٹیوں انجیرا سے ملتی جلتی ہے۔رودکوہی کے علاقوں میں قحط سالی کے دنوں میں سانوک جوار کا بہترین متبادل ہے۔ پاکستان کے کچھ علاقوں میں سانوک کا دلیہ شہد کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔مقامی لوگ ایک خاص طریقے سے اس کے بیج صاف کرتے ہیں اور اس کے لئے پکی مٹی سے بنی ہوئی کونڈی اور لکڑی کا دستہ استعمال کرتے ہیں کیونکہ سانوک کے بیج بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور ان کا وزن بھی کم ہوتا ہے۔اس لئے وہ کوٹنے کے عمل کے دوران آسانی سے کونڈی سے باہر نکل آتے ہیں۔مقامی عورتیں اس مسئلے کے حل کے لئے کونڈی کو سوتی کپڑے یا کاغذ سے ڈھک دیتی ہیں۔

پاکستان میں ایسی ہی دو اور اقسام ہیں۔جنہیں چینا (Cheena) اور سموکھا (Smookha) کے نام سے پہچانا جاتا ہے اور یہ سانوک کے بھائی، بہن کہلاتے ہیں دیہی علاقوں میں ان کے استعمال کا طریقہ بھی ایک جیسا ہے۔پچھلی کئی صدیوں سے مقامی عورتیں سانوک چینا اور سموکھا کے بیج مختلف کھانے تیار کرنے کے لئے استعمال کرتی آئی ہیں۔آج بھی دیہی علاقوں کے اکثر لوگ ان تینوں اجناس کے بیجوں سے دلیہ میٹھی ڈش تیار کرتے ہیں۔

اسپغول ایک مشہور پودا ہے جسے دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔رودکوہی علاقوں میں عام طور پر یہ گذشتہ سال کے بیج سے پیدا ہوتا ہے ۔اگر سردیوں کے موسم میں سیلابی پانی میسر ہو تو س کی پیداوار میں اضافہ ہوجاتا ہے۔اس پودے کا بھوسہ دائمی پیچش اور قبض کے علاج میں انتہائی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے ۔اس مقصد کے لئے اسے پچھلی کئی صدیوں سے برصغیر اور دوسرے علاقوں میں استعمال کیا جارہا ہے۔اسپغول سے بننے والی دوائیں اچھی قیمت پر فروخت ہوتی ہیں۔آجکل بہت سی دواساز کمپنیاں اسپغول سے دوا تیار کرکے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی منڈیوں میں بھی فروخت کررہی ہیں۔

3. سفارشات

رودکوہی کے علاقوں میں چھوٹی فصلوں کی کاشت پر یقیناً خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ان چھوٹی فصلوں کی بہت سی اقسام کے بارے میں مقامی آبادی کے علاوہ بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ان مقامی اقسام کے بیج بہت سی نئی اقسام تیار کرنے میں جینیاتی طور پر مددگار ثابت

ہو سکتے ہیں۔ان چھوٹی فصلوں سے حاصل ہونے والی پیداوار منڈیوں میں اچھی قیمت پر فروخت کی جاسکتی ہے۔لیکن ابھی تک ان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔منڈیوں میں ان کی فروخت اور بہتر قیمت حاصل کرنے کی راہ میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چھوٹی فصلوں سے حاصل ہونے والی پیداوار کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔مثال کے طور پر جنگلی سبزیاں اور مشروم۔ان کی نباتاتی اہمیت، ذائقے اور معیار کو جانچنے کے لئے اب تک کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا۔اگر ہم گوار کی پیداوار کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بیجوں کو صاف کر کے انہیں بین الاقوامی منڈیوں میں فروخت کرنے کے طریقوں کو مزید بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

چھوٹی فصلوں سے زیادہ سے زیادہ معاشی فائدے حاصل کرنے کے لئے درج ذیل سفارشات کی جاتی ہیں:

- ایک باقاعدہ نظام کے تحت چھوٹی فصلوں کے علاقوں اور ان کی پیداوار کے استعمال کا نقشہ بنایا جائے۔اس میں جنگلی سبزیوں کے علاوہ سالانہ اور دائمی فصلیں شامل ہیں۔اس نقشہ بندی میں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ پیداوار کے موجودہ اور مستقبل میں اس کی افادیت کے کیا امکانات ہیں نیز یہ کہ بنیادی فصل اور ضمنی پیداوار سے زیادہ سے زیادہ معاشی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

چھوٹی فصلوں سے حاصل ہونے والی پیداوار کو متعارف کرانے کے لئے خصوصی نمائش کا اہتمام کیا جائے۔جہاں خریداروں کو ان کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں۔

- ایسی چھوٹی فصلوں پر خاص توجہ دی جائے جنہیں منڈیوں میں اچھی قیمت پر فروخت کیا جاسکتا ہے۔زرعی تحقیق اور منڈیوں کے جائزے پر زیادہ توجہ دی جائے تاکہ پیداوار کو کامیابی سے فروخت کیا جاسکے۔اس کی ایک مثال مشروم ہے
(دیکھیں باکس نمبر 3) جب طلب میں اضافہ ہوگا تو پیداوار کی قیمت بھی خود بخود بڑھے گی۔ایران کے تحقیقی ماہرین مشروم کی جڑوں پر تحقیق کر رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں اب تک اس سمت میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔

- پیداوار کو منڈیوں تک پہنچانے کے نظام میں سرمایہ کاری کی جائے۔کچھ چھوٹی فصلوں کے منڈیوں میں فروخت کے نظام کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تاکہ کاشتکاروں، بیج کو (خاص عمل Process) کرنے والوں اور اُسے منڈیوں میں فروخت کرنے والوں کے درمیان فاصلے کو کم کیا جاسکے۔منڈیوں کی ضرورت کے بارے میں معلومات میں اضافہ کیا جائے۔معیار اور پیداوار کو منڈی میں لانے کے وقت کا تعین اچھی قیمت حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔اگر منڈیوں کا نظام زیادہ موثر اور قابل عمل ہو تو اس سے نہ صرف سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا بلکہ مختلف اقسام کی پیداوار کی زیادہ قیمت حاصل کی جاسکے گی۔ چھوٹی فصلوں کو صرف مقامی منڈیوں میں فروخت کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے کاشت کاران کے معیار خاص خوبیوں اور معاشی فائدے سے محروم رہ جاتے ہیں۔چونکہ چھوٹی فصلوں کی پیداوار اور فروخت کا کوئی مقررہ وقت نہیں ہوتا جس کی وجہ سے کاشتکار اچھی قیمت حاصل نہیں کر پاتے۔اس مسئلے پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کہ منڈیوں کے نظام میں سرمایہ کاری کر کے اسے بہتر بنایا جائے۔پیداوار کی درجہ بندی کی جائے۔پیداوار کو بہتر طریقے سے فروخت کے قابل بنایا جائے اور کاشتکاروں اور خریداروں کے درمیان ایک باقاعدہ معاہدے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

تصویر نمبر 10: گھائی سے پہلے گوار کی فصل

ناشر

یہ مضمون کریم نواز نے جوسٹ ٹن ھارن اور فرینك وین اسٹین برجن کی تحریروں سے استفادہ کر کے تحریر کیا۔اس مضمون کی تیاری کے لئے ھم اجمل شیر بلوچ (Heritage.F) اور منیر بلوچ (پانی کے وسائل کے تحقیقی ادارے (WRRI) ڈیرہ غازی خان کے تعاون کے شکر گزار ھیں۔ان دستاویزات کامقصد پاکستان میں رودکوھی نظام آبپاشی سے ھے اور اس کے نیٹ ورك کا حصہ ھے جس کے لئے عالمی بینك اور ھالینڈ کے سفارت خانے نے مالی امداد فراھم کی۔

پاکستان میں رودکوھی نظامِ آبپاشی کا نیٹ ورك اس شعبے میں جاری پروگراموں کی حوصلہ افزائی اور مدد کرتا ھے تاکہ مناسب حکمت عملی تیار کی جاسکے، مقامی کاشتکاروں کے معیار زندگی کو بھتر بنانے کے لئے مختلف شعبوں میں معلومات کے تبادلے کے علاوہ تعلیمی صلاحیتوں کو بھتر بنانے کے لئے معاونت فراھم کرناھے تاکہ رودکوھی کے علاقوں میں نئے منصوبے شروع کیے جاسکیں۔

مزید معلومات کے لئے دیکھیں۔ www.spate-irrigation.org